السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد نماز فرائض وسنت ہاتھ اٹھا کر دعا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز فرض وسنت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کر سکتے ہیں۔ اس کے جواب پر قولی فعلی اثری بہت سی دلیلیں ہیں۔ جن کو نمونتاً ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں۔

عن انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما منعبد بسط کفیہ فی دبر کل صلٰوۃ ثم یقول اللھم الٰہی والہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی بتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر افانی متمسکن الاکان حقا علی اللہ عزوجل ان لا یرد یدیہ خائبتین۔

رواہ الحافظ ابو بکر بن السنی عن الاسود العامری عن ابیہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا الخ اور حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب فض الوعاء فی احادیث رفع الیدین فی الدعاء میں روایت کیا ہے۔ عن محمد بن یحییٰ الاسلمی قال رایت عبد اللہ ابن الزبیر ورائی رجلا رافعا یدیہ قب ان یفرغ من صلٰوتہ رجالہ ثقات۔ عن مالک بن یسار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ فاسئلوہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظھورھا۔ ابو داؤد عن عمرؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ۔ عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حیی کریم یحتحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفراً (ترمذی ابو داؤد بیہقی)

علاوہ اس کے دعا میں ہاتھ اٹھانا پہلے نبیوں کی شریعت سے ثابت ہے چنانچہ بخاری ص ۴۷۵ میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب مکہ میں حضرت ہاجرہ کو چھوڑ کر چلے تو جب کہ ثنیہ کے پاس پہنچے تو قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

امام نووی صاحب عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں   ھذا الحدیث مشتمل علی کثیر من الفوائد ومنھا استحباب رفع الیدین فی الدعا انتھی

ادب المفرد میں ہے ص ۸۹   عن عکرمۃ عن عائشۃ انہ سمعہ منھا انھا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدعا رافعا یدیہ یقول اللھم انا بشر فلا تعاقبنی ایما رجل من المومنین اٰذیتہ او شتمتہ ولا تعاقبنی فیہ۔

وعن ابی ھریرۃ قال قدم الطفیل بن عمر الدوسی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ ان دوسا عصت وابت فاطع اللہ علیھا فاستقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم القبلۃ ورفع یدیہ فظن الناس انہ یدعوا علیھم فقال اللھم اھد دوساً وأت بھم (ھکذا فی فتاوی نذیریہ)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 214-216

محدث فتویٰ